



International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)

ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)

Journal Home Page: <https://www.islamicjournals.com>

E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com

Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

تفسیر زاد المسیر میں مرویات سبب نزول میں سماجی تطبیق کا عملی تناظر

A Practical Perspective on the Social Application of Asbāb al-Nuzūl Narrations in Tafsīr Zād al-Masīr

1. Muhammad Fazil

PhD Scholar, Department of Hadith,
The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan
Email: mfazilkk77@gmail.com

Dr. Abul Hasan Shabbir Ahmad

Associate Professor, Department. Of Hadith,
The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan
Email: abul.hassan@iub.edu.pk

To cite this article: Muhammad Fazil & Dr. Abul Hasan Shabbir Ahmad. 2025. "تفسیر زاد المسیر میں "۔ A Practical Perspective on the Social Application of Asbāb al-Nuzūl Narrations in Tafsīr Zād al-Masīr". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 7 (Issue 1), 46-56.

Journal

International Research Journal on Islamic Studies
Vol. No. 7 || January - June 2025 || P. 46-56

Publisher

Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur

URL:

<https://www.islamicjournals.com/urdu-7-1-4/>

DOI:

<https://doi.org/10.54262/irjis.07.01.u4>

Journal Homepage

www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs

Published Online:

30 June 2025

License:

This work is licensed under an



[Attribution-ShareAlike 4.0 International \(CC BY-SA 4.0\)](https://creativecommons.org/licenses/by-sa/4.0/)

Abstract:

The sayings of the Prophet Muhammad ﷺ (Ahadith) are a fundamental part of Islam, forming the basis of Islamic law (Shariah) after the Quran. The Quran is a comprehensive code of life that provides spiritual guidance and addresses various aspects of social living. Tafsir Zad al-Masir by Ibn al-Jawzi (رحمه الله) is a significant work of Islamic scholarship, offering concise yet comprehensive explanations of Quranic verses. This commentary includes narrations related to the reasons for the revelation (Asbab al-Nuzul) to provide contextual understanding of the verses. This article aims to critically analyze the narrations of Asbab al-Nuzul in Zad al-Masir and explore their relevance and application in social contexts.

Keywords: Ahadith, Shariah, Quran. Ibn al-Jawzi, Zad al-Masir, Asbab al-Nuzul

احادیث نبویہ (صلی اللہ علیہ وسلم) دین اسلام کا ایک اہم ترین جزو ہیں جو قرآن کریم کے بعد شریعت اسلامی کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو نہ صرف انسان کی روحانی رہنمائی کرتا ہے بلکہ سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بھی محیط ہے۔ تفسیر زاد المسیر از ابن الجوزی رحمہ اللہ دینی علوم کی ایک اہم کتاب ہے جس میں مفسر نے قرآن کی آیات کے معانی کو مختصر، مگر جامع انداز میں بیان کیا ہے۔ اس تفسیر میں مرویات سبب نزول کو شامل کیا گیا ہے تاکہ آیات کے نزول کے پس منظر کو سمجھا جاسکے۔ اس آرٹیکل میں ہم زاد المسیر کی مرویات سبب نزول کا تحقیقی جائزہ لیں گے اور ان کی سماجی تطبیق کے پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے۔

مرویات سبب نزول: ایک تعارف

سبب نزول قرآن کی ان آیات کے بارے میں بیان ہے جو کسی خاص واقعے، سوال، یا ضرورت کے نتیجے میں نازل ہوئیں۔ یہ مرویات قرآن کی آیات کو ان کے اصل سیاق و سباق میں سمجھنے میں مدد دیتی ہیں اور ان کی تعبیر میں غلط فہمیوں کو دور کرتی ہیں۔ ابن الجوزی نے زاد المسیر میں مرویات سبب نزول کو بڑی احتیاط سے نقل کیا اور ان کی اسناد پر بھی بحث کی ہے۔ مثال کے طور پر صحابہ کرام نے نبی اکرم ﷺ سے نئے چاند کے بارے میں سوال کیا کہ وہ کیوں گھٹنا اور بڑھتا ہے۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی:

"يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاٰهْلِةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ..."

ابن الجوزی نے اس روایت کو نقل کر کے واضح کیا کہ یہ آیت لوگوں کی رہنمائی کے لیے نازل ہوئی کہ چاند کا مقصد وقت کے تعین اور حج کی عبادات کی نشاندہی ہے۔

خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے ظہار کے مسئلے پر نبی ﷺ سے شکایت کی۔ ان کی فریاد پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الْتَّبِي تَجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا..."

ابن الجوزی نے اس روایت کو بیان کیا کہ یہ آیت مظلوم کی حمایت اور ظہار کے کفارے کے احکام واضح کرنے کے لیے نازل ہوئی۔ ان مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرویات سبب نزول نہ صرف آیات کے سیاق و سباق کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں بلکہ ان کے عملی اور سماجی پہلوؤں کو بھی واضح کرتی ہیں۔

زاد المسیر کی مرویات سبب نزول کا تحقیقی جائزہ

زاد المسیر فی علم التفسیر، ابن الجوزی رحمہ اللہ کی ایک مشہور تفسیر ہے جس میں قرآن کریم کی آیات کو مختصر مگر جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس تفسیر کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں مفسر نے مرویات سبب نزول کو شامل کیا ہے تاکہ آیات کے نزول کے تاریخی سیاق و سباق کو واضح کیا جاسکے۔ ابن الجوزی نے زاد المسیر میں صحیح اور ضعیف دونوں اقسام کی مرویات نقل کی ہیں، تاہم ان کی ترجیح صحیح مرویات کو دینا رہا۔ ابن الجوزی نے کتاب کی تمہید میں لکھا:

"میں نے تفاسیر کی ایک بڑی تعداد کا جائزہ لیا اور پایا کہ کچھ تفاسیر اتنی طویل ہیں کہ انہیں یاد رکھنا مشکل ہے، اور کچھ اتنی مختصر ہیں کہ ان سے مطلوبہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ درمیانی تفاسیر میں بھی فوائد کم اور ترتیب کا فقدان نظر آیا، بعض میں مشکل مقامات کو نظر انداز کیا گیا اور غیر ضروری امور کی تشریح کی گئی۔ اس لیے میں نے یہ مختصر اور آسان تفسیر لکھی جو علم کے خزانے سے معمور ہے، اور اس کا نام "زاد المسیر فی علم التفسیر" رکھا۔"¹ مرویات سبب نزول کے تحقیقی جائزے میں درج ذیل نکات پر غور کیا جاسکتا ہے:

¹ Ibn al-Jawzi, Zād al-Masir fi 'Ilm al-Tafsir, Dar al-Kutub al-Ilmiyah, Beirut, Lebanon, 1995, vol. 1, p. 9.

1. روایات کا انتخاب

ابن الجوزی نے سبب نزول کی روایات نقل کرتے وقت بڑی احتیاط برتی ہے۔ وہ صرف معتبر اور مشہور روایات کو اپنی تفسیر میں شامل کرتے ہیں۔ غیر مستند یا ضعیف روایات کو ذکر کرنے سے اجتناب کیا گیا ہے، لیکن بعض مواقع پر ضعیف روایات کا بھی ذکر کیا ہے تاکہ تفسیری روایت کا احاطہ کیا جاسکے۔ درج ذیل میں صحیح اور ضعیف روایات کی ایک ایک مثال پیش کی گئی ہے:

(الف)۔ صحیح روایات کا انتخاب:

یہ آیت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگائے گئے بہتان کے بارے میں نازل ہوئی۔ ابن الجوزی نے اس آیت کے سبب نزول کے لیے صحیح روایت بیان کی ہے، جس میں حضرت عائشہ کے واقعہ افک کا تفصیلی ذکر ہے۔ یہ روایت صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں بھی موجود ہے، اور اس کی اسناد کو محدثین نے صحیح قرار دیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ منافقین نے ان پر جھوٹا الزام لگایا، جس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو وحی کے ذریعے حقائق سے آگاہ کیا گیا، اور یہ آیت نازل ہوئی:

"إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ..."

(ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جنہوں نے یہ بہتان باندھا، تمہارے ہی اندر کا ایک گروہ ہیں)

یہ روایت صحیح بخاری²، صحیح مسلم³، جامع الترمذی⁴، سنن ابی داؤد⁵، سنن ابن ماجہ⁶، اور دیگر کتب حدیث میں موجود ہے، اور اس کی صحت پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

(ب)۔ ضعیف روایت:

"وَيُطْعَمُونَ عَلَىٰ حَبَّةٍ مِّنْ مَّسْكِينٍ ۖ وَيَتِيمٌ ۖ وَأَسِيرٌ ۚ إِنَّمَا نَطْعِمُكُمْ لَوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً ۖ وَلَا شُكُورًا ۚ إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمَ ۖ عَبُوسٍ ۖ قَمْطَرِيرًا" ⁷

ترجمہ: "اور وہ (نیک لوگ) کھانے کو، اس کی محبت کے باوجود، مسکین، یتیم اور قیدی کو کھلاتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو تمہیں صرف اللہ کی رضا کے لیے کھلاتے ہیں، نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ ہی شکر گزاری۔ ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کا خوف ہے جو نہایت سخت اور پریشان کن ہوگا۔"

یہ آیت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ انہوں نے خود کو کھجوروں کے باغ میں پانی دینے کے کام کے لیے اجرت پر دے دیا، اور اس کام کے بدلے میں تھوڑی سی جو حاصل کی۔ رات بھر کام کرنے کے بعد جب انہوں نے جو حاصل کیا، تو انہوں نے اسے تین حصوں میں تقسیم کیا۔ پہلے حصے کو یتیم اور اس سے کچھ کھانے کا سامان تیار کیا، لیکن اتنے میں ایک مسکین آگیا، تو وہ کھانا اسے دے دیا۔ پھر دوسرے حصے کو

2 Imam Bukhari, Sahih al-Bukhari, Dar al-Salam, Riyadh, Saudi Arabia, 1997, Hadith 4750.

3 Imam Muslim, Sahih Muslim, Dar al-Salam, Riyadh, Saudi Arabia, 2003, Hadith 7020.

4 Al-Tirmidhi, Muhammad ibn Isa, Sunan al-Tirmidhi, Maktabah Mustafa al-Babi al-Halabi, Egypt, 1959, Hadith 3180.

5 Abu Dawood, Suleiman ibn Ash'ath, Sunan Abu Dawood, Al-Maktabah Al-Asriyah, Sidon – Beirut, Lebanon, n.d., Hadith 2138.

6 Al-Qazwini, Sunan Ibn Majah, Ibn Majah, Muhammad ibn Yazid, Dar Ihya al-Kutub al-Arabiyyah, n.d., Hadith 2347.

7 Al Quran :76 :9

تیار کیا، تو ایک یتیم آگیا، انہوں نے وہ بھی اسے دے دیا۔ پھر آخری حصے کو تیار کیا، تو ایک قیدی (جو کہ مشرکوں میں سے تھا) آگیا، اور وہ بھی اسے دے دیا۔ یوں انہوں نے خود اس دن فاقہ کیا، اور اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ یہ روایت عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔⁸

اس روایت کو ابن الجوزی رحمہ اللہ نے الموضوعات میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن الجوزی لکھتے ہیں:

"یہ ایک ایسی حدیث ہے جس کے وضع (من گھڑت ہونے) میں کوئی شک نہیں، اور اگر اس کے من گھڑت ہونے پر صرف اشعار کی کمزوری اور ان افعال کو دلیل بنایا جائے جن سے وہ عظیم شخصیات پاک ہیں، تو یہی کافی ہے۔ یحییٰ بن معین نے کہا: اصح بن نباتہ کسی حیثیت سے قابل اعتماد نہیں۔ احمد بن حنبل نے کہا: ہم نے محمد بن کثیر کی حدیث کو جلا دیا تھا۔ ابو عبد اللہ السمرقندی کے بارے میں کہا گیا کہ: وہ قابل اعتبار نہیں۔"⁹

لہذا ابن الجوزی رحمہ اللہ نے زاد المسیر میں صحیح اور ضعیف روایات دونوں کو ذکر کیا ہے۔ اور بعض روایات کے بارے میں انکا حکم واضح کر دیا ہے جبکہ بہت ساری روایات کو صرف ذکر کر دیا ہے جبکہ وہ روایات دوسری کتب میں ذکر کے انکے ضعف کی وضاحت کی ہے۔

2. متعدد اسباب نزول کا ذکر

بعض آیات کے نزول کے بارے میں مختلف اسباب بیان کیے گئے ہیں۔ ابن الجوزی نے ان تمام روایات کا ذکر کیا اور ان میں سے زیادہ مستند اور معقول سبب کو ترجیح دی۔ مثال کے طور پر، افک کے واقعہ میں کئی روایات موجود ہیں، لیکن ابن الجوزی نے صحیح روایات کو بنیاد بنایا۔ تفسیر زاد المسیر میں ایک اہم خصوصیت اس کا متعدد اسباب نزول کو ذکر کرنا ہے، جس سے قرآن کی آیات کے پس منظر کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ ابن الجوزی نے تفسیر کے دوران مختلف آیات کے متعلق مختلف اسباب نزول کو ذکر کیا ہے تاکہ قارئین کو یہ سمجھنے میں سہولت ہو کہ کس موقع پر یا کس حالت میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ اس سے نہ صرف آیت کا مفہوم واضح ہوتا ہے بلکہ اس کے سیاق و سباق کو بھی بہتر طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ ابن الجوزی نے اسباب نزول کا ذکر کرتے وقت مختلف معتبر روایات سے استفادہ کیا ہے، جن میں صحابہ کرام کے اقوال، تابعین کی تفسیری تشریحات اور مختلف مستند کتب میں درج اسباب نزول کو شامل کیا ہے۔ اس کے ذریعے وہ قرآن کی آیات کو کسی خاص واقعے یا معاملے سے جوڑ کر ان کی تفہیم فراہم کرتے ہیں۔ اس سے نہ صرف آیات کا مفہوم واضح ہوتا ہے بلکہ ان کے عملی اور تاریخی پس منظر کو بھی بہتر انداز میں جانا جاسکتا ہے۔

مثال کے طور پر، اگر کوئی آیت کسی خاص واقعے یا مسئلے پر نازل ہوئی ہو، تو اس کے اسباب نزول کو جان کر ہمیں اس آیت کے عموم یا خصوصیت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اس کے ذریعے قرآن کی تشریح زیادہ صحیح اور حقیقت کے قریب ہوتی ہے، کیونکہ اس کا سیاق و سباق بھی سامنے آتا ہے۔ اس لحاظ سے تفسیر زاد المسیر کی خصوصیت یہ ہے کہ ابن الجوزی نے قرآن کی آیات کی تفسیر میں اسباب نزول کا تفصیل سے ذکر کیا، جس سے قارئین کو قرآن کی گہرائی میں پہنچنے اور اس کے پیغامات کو بہتر طریقے سے سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔

3. اختصار:

تفسیر زاد المسیر ابن الجوزی کی اہم اور معروف تفسیر ہے، جو اپنی مختصر مگر جامع نوعیت کی وجہ سے شہرت رکھتی ہے۔ ابن الجوزی نے اس تفسیر میں اختصار کو اہمیت دی ہے تاکہ قارئین کو تفسیر کی بنیاد پر مفہوم کو آسانی سے سمجھنے کی سہولت ہو۔ اس میں انہوں نے تفصیل کی بجائے مختصر انداز میں تفسیر بیان کی ہے، جس سے طویل اور پیچیدہ تفاسیر سے ہٹ کر ایک صاف اور سادہ تفہیم فراہم کی گئی ہے۔

⁸ Ibn al-Jawzi, Zād al-Masir fi 'Ilm al-Tafsir, vol. 4, p. 375.

⁹ Ibn al-Jawzi, Al-Mawdu'at, Al-Maktabah al-Salafiyyah, Madinah Munawwarah, 1966, vol. 1, p. 392.

ابن الجوزی نے تفسیر میں تفصیل سے بچنے کی کوشش کی ہے، تاکہ جو اہم نکات ہیں وہ قارئین تک پہنچ سکیں۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ لوگ کتاب کے پڑھنے میں سہولت محسوس کریں اور قرآن کی آیات کو زیادہ بہتر انداز میں سمجھیں۔ اس تفسیر میں ان آیات پر زور دیا گیا ہے جو اصل میں مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے ضروری ہیں، اور ہر آیت کی تفسیر کو مختصر اور مفہوم بنایا گیا ہے۔

اختصار کی یہ خصوصیت اس تفسیر کو دوسرے طویل تفسیر کے مقابلے میں ایک منفرد حیثیت دیتی ہے، جہاں علماء اور طلباء دونوں کو اس کا مطالعہ کرنا آسان محسوس ہوتا ہے۔ اس کا مقصد زیادہ سے زیادہ لوگوں تک قرآن کی تفسیر پہنچانا تھا، تاکہ ہر سطح کے لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

4. دیگر تفسیر سے تقابل:

زاد المسیر کی مرویات کا دیگر مشہور تفسیر (مثلاً تفسیر طبری اور تفسیر ابن کثیر) سے تقابل کرتے وقت یہ واضح ہوتا ہے کہ ابن الجوزی نے اس تفسیر میں ایک خاص طرز اپنایا ہے جو اسے دوسرے مروجہ تفسیر سے مختلف بناتا ہے۔ یہاں ہم تفسیر زاد المسیر کو دیگر مشہور تفسیر سے موازنہ کریں گے، جیسے تفسیر ابن کثیر، تفسیر القرطبی، اور تفسیر طبری، تاکہ ہم اس کی خصوصیات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

تفسیر زاد المسیر کی ایک بڑی خصوصیت اس کا اختصار ہے۔ ابن الجوزی نے اس تفسیر میں مفصل اور طویل تفسیر سے بچتے ہوئے، قرآن کی آیات کو مختصر اور سادہ انداز میں بیان کیا ہے۔ اس کے برعکس، تفسیر ابن کثیر اور تفسیر طبری زیادہ تفصیل سے آیات کی تفسیر کرتے ہیں، اور ان میں زیادہ تاریخی اور لغوی تفصیلات فراہم کی جاتی ہیں۔

ابن الجوزی نے تفسیر زاد المسیر میں اسباب نزول کا مفصل ذکر کیا ہے، جس کا مقصد ہر آیت کے نازل ہونے کے پس منظر کو سمجھنا تھا۔ دوسرے تفسیر جیسے تفسیر ابن کثیر میں بھی اسباب نزول کو بیان کیا جاتا ہے، لیکن ابن الجوزی نے اس پر زیادہ زور دیا ہے، اور مختلف اسباب نزول کو متعدد روایات سے تقویت دی ہے، جو اس تفسیر کو ایک منفرد خصوصیت فراہم کرتی ہے۔

تفسیر زاد المسیر میں ابن الجوزی نے آیات کے مفہوم کی وضاحت کے لیے زیادہ جامع اور سیدھی زبان استعمال کی ہے تاکہ ہر سطح کے قاری کے لیے یہ قابل فہم ہو۔ اس کے برعکس، تفسیر القرطبی اور تفسیر طبری میں کبھی کبھار زیادہ پیچیدہ لغوی اور فنی تشریحات شامل کی جاتی ہیں، جو بعض اوقات عام قارئین کے لیے سمجھنا مشکل ہو سکتی ہیں۔

تفسیر زاد المسیر میں لغوی اور نحوی تجزیہ ضرور کیا گیا ہے، مگر اس کی تفصیل کم ہے، جب کہ تفسیر طبری اور تفسیر القرطبی میں لغوی اور نحوی تفصیل پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ تفسیر ابن کثیر میں بھی لغوی اور نحوی تشریحات دی جاتی ہیں، لیکن وہ بھی زیادہ تفصیل کے بجائے سیدھا مفہوم بیان کرنے پر زور دیتے ہیں۔

تفسیر زاد المسیر میں ابن الجوزی نے قرآن کی آیات کو عملی زندگی میں کس طرح اپنانا چاہیے، اس پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ وہ آیات کی تشریح میں اس بات پر زور دیتے ہیں کہ قرآن کا پیغام انسان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں کس طرح نافذ کیا جاسکتا ہے، جو کہ اس تفسیر کی ایک اور اہم خصوصیت ہے۔ دیگر تفسیر میں بھی عملی تطبیق پر بات کی جاتی ہے، مگر ابن الجوزی نے اس پر زیادہ توجہ دی ہے۔

تفسیر زاد المسیر ایک مختصر، سادہ اور قابل فہم تفسیر ہے جو اپنے اختصار اور اسباب نزول کے ذکر میں منفرد ہے۔ اگرچہ اس میں دوسرے تفسیر کی طرح تفصیلی لغوی یا نحوی تجزیہ نہیں دیا گیا، لیکن یہ آسانی سے قابل فہم ہے اور قارئین کو قرآن کی آیات کے مفہوم اور پس منظر سے بخوبی آگاہ کرتی ہے۔ اس کا تقابل دیگر تفسیر سے کرتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی خصوصیات اسے ایک منفرد تفسیر بناتی ہیں جو ہر سطح کے قاری کے لیے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

5. سماجی تطبیق کا عملی تناظر:

ابن الجوزی کی تفسیر میں مرویات سبب نزول کی سماجی اور عملی تطبیق پر بھی زور دیا گیا ہے۔ وہ یہ واضح کرتے ہیں کہ نزول آیات کا مقصد صرف مخصوص واقعات کی وضاحت کرنا نہیں بلکہ امت کو عمومی رہنمائی فراہم کرنا بھی ہے۔

(1) معاشرتی تطبیق کا عملی تناظر

واقعہ افک (سورۃ النور، آیت 11) ایک بہترین مثال ہے جو معاشرتی تطبیق کے تناظر کو واضح کرتی ہے۔ اس واقعے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگائے گئے بہتان کے بعد مدینہ کے معاشرتی ماحول میں اضطراب پیدا ہوا۔ منافقین نے افواہیں پھیلائی، جس نے مسلم معاشرے کو آزمائش میں ڈال دیا۔ رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام، اور اہل مدینہ کو اس مشکل وقت میں اپنے رویے اور فیصلوں کو حکمت اور صبر کے ساتھ ڈھالنا پڑا۔ یہ صورتحال اس وقت کے معاشرتی نظام کے لیے ایک چیلنج تھی، اور اس واقعہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عدالت، انصاف، اور صبر و تقویٰ کے اصول سکھائے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں ان واقعات کے تناظر میں معاشرتی اصول وضع کیے:

- گواہی کا اصول: بہتان کے ثبوت کے لیے چار گواہوں کی شرط (سورۃ النور: 4)۔
- افواہوں سے گریز: مؤمنوں کو افواہیں پھیلانے سے منع کیا گیا (سورۃ النور: 15-16)۔
- عزت اور وقار کی حفاظت: مؤمنوں کو ایک دوسرے کی عزت کا خیال رکھنے اور الزام لگانے سے بچنے کی تلقین کی گئی۔
- صحابہ کرام نے ان آیات کے نزول کے بعد اپنے رویے کو ان ہدایات کے مطابق تبدیل کیا، اور مدینہ کا سماجی ڈھانچہ مزید مستحکم ہوا۔
- اس واقعے نے معاشرتی عدل، شفافیت، اور باہمی اعتماد کو فروغ دیا۔

ابن الجوزی نے "زاد المسیر" میں اس واقعہ کو بیان کرتے وقت سماجی تطبیق کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے:

انہوں نے مفسرین کے اقوال سے یہ نتیجہ نکالا کہ مؤمنوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ آزمائش کے وقت افواہوں اور سازشوں کے شکار نہ ہوں۔ ان کے نزدیک یہ واقعہ اس بات کی عملی مثال ہے کہ قرآنی تعلیمات سماجی مشکلات کا حل پیش کرتی ہیں۔

واقعہ افک جیسی آزمائش کے ذریعے مسلمانوں نے اپنے معاشرتی رویوں کو قرآنی اصولوں کے مطابق ڈھالا، جو معاشرتی تطبیق کا عملی مظہر ہے۔ ابن الجوزی نے اس واقعے کو نہایت بصیرت کے ساتھ بیان کر کے ان اصولوں کو اجاگر کیا جن سے معاشرتی ہم آہنگی اور عدل قائم ہو سکتا ہے۔

(2) ثقافتی تطبیق کا عملی تناظر

تفسیر زاد المسیر میں ابن الجوزی نے مرویات سبب نزول کو بیان کرتے وقت نہ صرف قرآنی آیات کے الفاظ اور معانی کو واضح کیا بلکہ ان کے سماجی اور ثقافتی اثرات کو بھی بیان کیا۔ ثقافتی تطبیق کے حوالے سے یہ واضح کیا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیمات نے کس طرح اس وقت کے عرب معاشرے کی روایات، عادات، اور رسوم کو اصلاحی طور پر تبدیل کیا۔

ثقافتی تطبیق کا عملی تناظر: سورۃ النور (پردے کے احکام)

سورۃ النور میں پردے اور عفت و پاکدامنی سے متعلق آیات (آیات 30-31) ثقافتی تطبیق کی ایک بہترین مثال ہیں، جنہیں ابن الجوزی نے "زاد المسیر" میں بیان کیا۔

ثقافتی پس منظر:

عرب معاشرہ اسلام سے قبل کئی غیر اخلاقی روایات اور ثقافتی مسائل کا شکار تھا:

- خواتین کا غیر مہذب لباس اور بے پردگی عام تھی۔
 - نظریں جھکانے اور عفت کا خیال رکھنے کے بجائے آزادی اور بے راہ روی کو معمول سمجھا جاتا تھا۔
 - عورتوں کی عزت کا تصور قبائلی غیرت پر مبنی تھا، مگر اس میں حقیقی اخلاقی تربیت کی کمی تھی۔
- قرآنی تعلیمات کے ذریعے ثقافتی تطبیق:

- اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں واضح طور پر حکم دیا:
 - مردوں کو نظریں جھکانے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے کا حکم۔
 - عورتوں کو اپنی زینت چھپانے، چادر اوڑھنے اور غیر محرم مردوں کے سامنے پردہ کرنے کا حکم۔
- ابن الجوزی کی وضاحت:

ابن الجوزی نے "زاد المسیر" میں ان آیات کے سبب نزول اور احکام کو بیان کرتے وقت درج ذیل نکات پر روشنی ڈالی:

- روایتی عادات کی اصلاح: انہوں نے وضاحت کی کہ یہ احکام نہ صرف دینی تقاضے ہیں بلکہ عرب معاشرت کی اخلاقی اور سماجی اصلاح کے لیے بھی تھے۔
 - ثقافتی تبدیلی کا آغاز: ابن الجوزی کے مطابق، ان آیات کے نزول نے عرب ثقافت میں شرم و حیا اور پردے کو ایک اجتماعی قدر کے طور پر متعارف کرایا، جس سے معاشرتی رویے بدل گئے۔
- عمومی قبولیت:

انہوں نے بتایا کہ کس طرح ان احکام کو معاشرت نے اپنایا، اور یہ ثقافتی عادات کا حصہ بن گئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآنی احکام

صرف مذہبی عبادات تک محدود نہیں بلکہ زندگی کے ہر پہلو میں تطبیق فراہم کرتے ہیں۔

ثقافتی تطبیق کی عملی مثال:

- لباس: خواتین نے پردے اور عفت کے قرآنی احکام کے مطابق اپنے لباس کو تبدیل کیا، جو اسلامی ثقافت کا نمایاں جزو بن گیا۔
 - نظریں جھکانے کا کلچر: مردوں نے اپنی نظریں جھکانے اور شرمگاہ کی حفاظت کے احکام پر عمل کر کے سماجی احترام اور پاکیزگی کو فروغ دیا۔
 - عزت اور وقار: معاشرتی سطح پر عورتوں کی عزت و وقار کو بہتر طریقے سے تسلیم کیا جانے لگا۔
- ابن الجوزی کے نزدیک سورۃ النور کے احکام نے عرب ثقافت کو ایک ایسی سمت دی جو نہ صرف اخلاقی طور پر بلند تھی بلکہ سماجی اور ثقافتی تطبیق کی ایک واضح مثال بھی ہے۔ یہ تبدیلی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ قرآنی تعلیمات نے کس طرح موجودہ ثقافت میں اصلاح کرتے ہوئے ایک نیا سماجی نظام تشکیل دیا، جو آج بھی مسلم معاشرت کا حصہ ہے۔

(3) معاشی تطبیق کا عملی تناظر

سود کی ممانعت سے متعلق آیات، جو سورۃ البقرہ میں نازل ہوئیں، معاشی تطبیق کی ایک بہترین مثال ہیں۔ ان آیات نے اس وقت کے غیر منصفانہ اقتصادی نظام میں ایک انقلابی تبدیلی کی بنیاد رکھی۔

ثقافتی اور معاشی پس منظر:

- سود کارواج: اسلام سے قبل عرب معاشرے میں سودی لین دین عام تھا۔ امیر طبقہ غریبوں کو قرض دیتا اور بھاری سود وصول کر کے انہیں مزید مقروض بناتا۔
 - معاشی استحصال: سود کی وجہ سے غریب اور کمزور طبقات غربت کا شکار ہو جاتے، جبکہ امیر طبقہ اپنی دولت میں اضافہ کرتا تھا۔
 - قرآنی احکام کے ذریعے اصلاح: اللہ تعالیٰ نے سود کی ممانعت کا واضح حکم دیا:
"الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ..."¹⁰
 - ترجمہ "جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھیں گے جیسے وہ شخص اٹھتا ہے جسے شیطان نے جنون میں مبتلا کر دیا ہو..."
 - سود کو حرام قرار دیا گیا اور تجارت کو جائز قرار دیا گیا۔
 - غریبوں کے لیے آسانی پیدا کرنے اور انہیں استحصال سے بچانے کے اصول وضع کیے گئے۔
- ابن الجوزی کی وضاحت:

- ابن الجوزی نے "زاد المسیر" میں ان آیات کے سبب نزول کے پس منظر کو بیان کرتے ہوئے درج ذیل نکات پر روشنی ڈالی:
- معاشی نظام کی اصلاح: انہوں نے وضاحت کی کہ ان آیات کا مقصد ایک ایسا معاشی نظام قائم کرنا تھا جو انصاف پر مبنی ہو اور جس میں غریبوں کا استحصال نہ ہو۔
 - تجارت کی حوصلہ افزائی: ابن الجوزی کے مطابق، قرآن نے جائز تجارت کو سود پر ترجیح دی اور معاشرتی ترقی کے لیے اسے ضروری قرار دیا۔
 - معاشی تطبیق کی عملی مثال:
 - سودی نظام کا خاتمہ: مسلمانوں نے ان آیات پر عمل کرتے ہوئے سودی لین دین کو ترک کیا، جس سے غریب طبقہ استحصال سے بچ گیا۔
 - قرض دینے میں نرمی: قرآن نے قرض کی ادائیگی میں نرمی اور مہلت دینے کا حکم دیا:
"وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ..."¹¹
 - اس حکم نے قرض دہندگان اور مقروض کے درمیان ایک منصفانہ تعلق کو فروغ دیا۔
 - معاشرتی ہم آہنگی: سود کے خاتمے نے معاشی عدم مساوات کو کم کیا اور غریب و امیر کے درمیان اعتماد کو بحال کیا۔
- معاشی تطبیق کا اثر:

- انصاف پر مبنی معیشت: قرآن نے سود کے خاتمے کے ذریعے ایک ایسا معاشی نظام تشکیل دیا جو انصاف اور مساوات پر مبنی تھا۔
 - غریبوں کی فلاح: قرض کی ادائیگی میں نرمی اور مہلت جیسے احکام نے معاشرے کے کمزور طبقات کے لیے آسانی پیدا کی۔
 - معاشی استحکام: تجارت کی حوصلہ افزائی سے معیشت میں استحکام آیا اور لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا ہوئے۔
- ابن الجوزی کی تفسیر "زاد المسیر" میں سود کی ممانعت اور اس کے سبب نزول کی وضاحت معاشی تطبیق کی ایک عملی مثال ہے۔ ان آیات نے اسلامی معیشت کے اصولوں کو نہ صرف نظریاتی بلکہ عملی طور پر بھی مسلم معاشرے میں نافذ کیا اور ایک منصفانہ اقتصادی نظام کی بنیاد رکھی۔

¹⁰ Al Quran :2 : 175

¹¹ Al Quran :2 : 280

(3) سیاسی تطبیق کا عملی تناظر

غنیمت کی تقسیم کا مسئلہ: جنگ بدر کے بعد مسلمانوں کے درمیان غنیمت کی تقسیم پر اختلاف ہوا۔ کچھ صحابہ کرام نے غنیمت کو اپنے قبضے میں لے لیا، جبکہ دیگر نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں فیصلہ کرنے کو کہا۔ سیاسی نظم کی ضرورت: اس اختلاف نے واضح کیا کہ مسلمانوں کے درمیان غنیمت جیسے معاملات کو حل کرنے کے لیے ایک مضبوط اور منصفانہ سیاسی قیادت ضروری ہے۔

قرآنی تعلیمات:

اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے سورۃ الأنفال کی پہلی آیت نازل فرمائی:

"يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ ۖ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ..."¹²

(ترجمہ: وہ آپ سے غنیمتوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ غنیمتیں اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں)

• غنیمت کا اختیار اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سپرد کر دیا گیا۔

• مسلمانوں کو نظم و ضبط اور قیادت کی اطاعت کا حکم دیا گیا۔

ابن الجوزی کی وضاحت:

ابن الجوزی نے "زاد المسیر" میں ان آیات کے سبب نزول کی وضاحت کرتے ہوئے درج ذیل نکات پر روشنی ڈالی:

• سیاسی قیادت کی اہمیت: ابن الجوزی نے بیان کیا کہ یہ آیات مسلمانوں کو سیاسی نظم و نسق کا درس دیتی ہیں اور انہیں قیادت کے فیصلوں کی پیروی کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔

• عدل اور مساوات: انہوں نے وضاحت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کی تقسیم میں عدل و انصاف کے اصول اپنائے، جو اسلامی سیاسی نظام کا بنیادی عنصر ہیں۔

• اختلافات کے حل کا نظام: ابن الجوزی کے نزدیک یہ آیات اختلافات کو ختم کرنے اور قیادت کی مرکزیت کو مستحکم کرنے کا ذریعہ بنیں۔ سیاسی تطبیق کی عملی مثال:

• قیادت کی اطاعت: صحابہ کرام نے ان آیات کے نزول کے بعد غنیمت کے معاملے میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کو قبول کیا، جو قیادت کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

• سیاسی اتحاد: یہ آیات مسلمانوں کو یہ سکھاتی ہیں کہ اختلافات کے باوجود اتحاد برقرار رکھنا ضروری ہے، اور قیادت کے فیصلوں پر عمل کرنا معاشرتی اور سیاسی استحکام کے لیے لازم ہے۔

• نظم و ضبط: مسلمانوں نے ان احکام کے ذریعے جنگی مال اور سیاسی امور میں نظم و ضبط سیکھا، جس نے اسلامی ریاست کو مضبوط کیا۔ سیاسی تطبیق کے اثرات:

• قیادت کا استحکام: ان آیات نے مسلمانوں کو سیاسی قیادت کی اہمیت اور اطاعت کا شعور دیا، جو ایک کامیاب ریاست کے لیے ناگزیر ہے۔

• اختلافات کے حل کے اصول: قرآن نے واضح کیا کہ سیاسی اور سماجی مسائل کو قیادت کے ذریعے حل کرنا چاہیے۔

• عدل و انصاف کا نظام: اسلامی قیادت نے ان اصولوں کو نافذ کر کے مسلمانوں میں عدل و مساوات کو فروغ دیا۔

نتیجہ: ابن الجوزی کی تفسیر "زاد المسیر" میں سورۃ الانفال کی آیات اور ان کے سبب نزول کی وضاحت سیاسی تطبیق کی ایک بہترین مثال ہے۔ ان آیات نے مسلمانوں کو سیاسی استحکام، قیادت کی اطاعت، اور اختلافات کے حل کے لیے ایک منصفانہ نظام فراہم کیا، جو اسلامی ریاست کی کامیابی کے لیے بنیاد بن گیا۔

(4) ماحولیاتی تطبیق کا عملی تناظر

فضول خرچی کا مسئلہ: عرب معاشرے میں اسلام سے قبل بہت زیادہ فضول خرچی اور بے تحاشا وسائل کا ضیاع کیا جاتا تھا۔ یہ زمین اور ماحول کے لیے نقصان دہ تھا، اور اس کا اثر پورے معاشرتی نظام پر پڑتا تھا۔

قدرتی وسائل کا ضیاع: لوگ قدرتی وسائل کا بے جا استعمال کرتے، جس سے زمین کی زرخیزی، پانی کی کمی، اور ماحولیاتی مسائل پیدا ہو رہے تھے۔

قرآنی ہدایات: اللہ تعالیٰ نے فضول خرچی اور اس کے اثرات کے بارے میں سورۃ الاعراف کی آیات 31-32 میں فرمایا:

"وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ بَيْنَهُمْ" وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ۔¹³

• اللہ نے اپنے بندوں کو کھانے پینے میں اعتدال رکھنے اور اسراف سے بچنے کی ہدایت دی۔

• فضول خرچی کو روکنے اور قدرتی وسائل کا صحیح استعمال کرنے کی تاکید کی گئی۔

ابن الجوزی کی وضاحت: ابن الجوزی نے "زاد المسیر" میں ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ یہ آیات صرف فرد کے لیے نہیں بلکہ پورے معاشرتی اور ماحولیاتی نظام کے لیے مفید ہیں:

ماحولیاتی توازن کی اہمیت: ابن الجوزی کے مطابق، ان آیات کا مقصد انسانوں کو اس بات کی یاد دہانی کرانا ہے کہ زمین اور اس کے وسائل اللہ کی امانت ہیں، اور ان کا بے جا استعمال فساد اور تباہی کا سبب بن سکتا ہے۔

وسائل کا درست استعمال: انہوں نے وضاحت کی کہ قرآن نے فضول خرچی سے منع کیا تاکہ قدرتی وسائل کی حفاظت ہو اور اس کا استعمال انسانوں کے لیے فائدہ مند ہو۔

ماحولیاتی تطبیق کی عملی مثال:

• فضول خرچی کا خاتمہ: مسلمانوں نے ان آیات پر عمل کرتے ہوئے کھانے پینے اور دیگر ضروریات میں اعتدال اختیار کیا۔ یہ عمل قدرتی وسائل کی بچت اور ماحولیاتی توازن کی حفاظت کی طرف ایک قدم تھا۔

• قدرتی وسائل کی حفاظت: قرآن نے صاف طور پر اسراف سے بچنے کی ہدایت دی، جس کا مقصد ماحول میں بے جا استعمال کو روکنا تھا۔ زمین کی زرخیزی، پانی اور دیگر قدرتی وسائل کو محفوظ رکھنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

• انسانی ذمہ داری: انسان کو اللہ کی امانت سمجھ کر وسائل کا درست استعمال کرنے کی ترغیب دی گئی۔ یہ صرف فرد کی ذمہ داری نہیں بلکہ پورے معاشرے کی ذمہ داری ہے کہ وہ ماحولیاتی آلودگی اور وسائل کے ضیاع سے بچنے کی کوشش کریں۔

ماحولیاتی تطبیق کے اثرات:

• ماحولیاتی تحفظ: اس ہدایت کے ذریعے معاشرتی سطح پر ماحول کی حفاظت کے حوالے سے ایک بڑی تبدیلی آئی، اور انسانوں نے اپنی ضرورت سے زیادہ وسائل کے ضیاع کو کم کیا۔

• سماجی اور معاشی استحکام: فضول خرچی کی روک تھام سے نہ صرف معاشی استحکام آیا بلکہ قدرتی وسائل کا توازن بھی برقرار رہا۔

• مستقبل کے لیے ورثہ: قرآن نے ماحولیاتی توازن کی حفاظت کی جو ہدایات دیں، وہ نہ صرف موجودہ وقت میں بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی ایک قیمتی ورثہ بنیں۔

نتیجہ: "زاد المسیر" میں ابن الجوزی نے ماحولیاتی تطبیق کو اس بات کے طور پر بیان کیا کہ قرآن نے انسانوں کو فضول خرچی سے بچنے کی ہدایت دی، تاکہ وہ قدرتی وسائل کا درست استعمال کر کے ماحولیاتی توازن کو قائم رکھ سکیں۔ یہ عملی مثال ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ دین اسلام صرف روحانیت تک محدود نہیں بلکہ ماحولیاتی اور قدرتی نظام کی حفاظت کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

مرویات سبب نزول کا سماجی تناظر

قرآن کی مرویات سبب نزول سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ زاد المسیر کی مرویات کے ذریعے ہم درج ذیل سماجی موضوعات کو سمجھ سکتے ہیں:

1. سماجی انصاف: زاد المسیر میں قرآن کی وہ آیات جن میں سماجی انصاف کا ذکر ہے، ان کے اسباب نزول کو بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً یتیموں کے حقوق، وراثت کے اصول، اور زکوٰۃ کی تقسیم کے احکامات۔

2. عائلی نظام: ازدواجی تعلقات، طلاق، اور عدت کے احکام کی مرویات زاد المسیر میں شامل ہیں، جو ایک مستحکم عائلی نظام کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

3. معاشرتی ہم آہنگی: مرویات میں ایسے واقعات کا ذکر ہے جو مسلمانوں کو اتحاد اور ہم آہنگی کا درس دیتے ہیں، جیسے ہجرت مدینہ کے واقعات اور مہاجرین و انصار کے تعلقات۔

4. اخلاقی تربیت: مرویات سبب نزول کے ذریعے اخلاقی اصولوں کی وضاحت کی گئی ہے، جیسے صدق، امانت، اور برائیوں سے اجتناب۔

عملی تطبیق: دورِ حاضر میں رہنمائی

زاد المسیر کی مرویات سبب نزول دورِ حاضر کے مختلف سماجی مسائل کے حل میں بھی رہنمائی فراہم کرتی ہیں:

1. خاندانی جھگڑوں کا حل: مرویات سے رہنمائی لے کر ازدواجی مسائل کو حل کیا جاسکتا ہے اور خاندان کو مضبوط کیا جاسکتا ہے۔

2. معاشرتی انصاف کے قوانین: زاد المسیر کی روشنی میں معاشرتی انصاف کے اصول نافذ کیے جاسکتے ہیں، جیسے کہ معاشی ناہمواری کو ختم کرنا اور مستحقین کے حقوق کی ادائیگی۔

3. فرقہ واریت کا خاتمہ: مسلمانوں کو قرآن کے اجتماعی پیغام پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دی جاسکتی ہے، جیسا کہ مرویات میں امت کے اتحاد پر زور دیا گیا ہے۔

تفسیر زاد المسیر میں مرویات سبب نزول قرآن کے سماجی احکام کو سمجھنے اور ان کی عملی تطبیق کے لیے اہم ذریعہ ہیں۔ ان مرویات کے ذریعے نہ صرف قرآن کے احکام کے سیاق و سباق کو بہتر انداز میں سمجھا جاسکتا ہے بلکہ موجودہ دور کے سماجی مسائل کے حل کے لیے بھی رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ابن الجوزی کا یہ علمی کارنامہ مسلمانوں کے لیے قرآن فہمی اور سماجی اصلاح کے میدان میں ایک اہم رہنما ہے۔



This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)